بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم: جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ - ۹ وفا ۱۳۴۹ ہش - ۹ جولائی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۵۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۷ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احباب جماعت آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ایبٹ آباد ۷ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپکو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے ہیں اور وہ مورخہ ۴ وفا کو اپنی ڈیوٹی پر دفتر اصلاح وارشاد ربوہ میں حاضر ہوگئے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا قیام اور قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

تمام قائدین مجالسِ خدام الاحمدیہ کو بذریعہ سرکلر یہ لکھا جاچکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مبارک تحریک نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے ٹارگٹ کے حصول کیلئے اپنی اپنی جماعتوں کے صدر/امراء صاحبان کے تعاون سے بھرپور کوشش کریں۔ قائدینِ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی اور اس کے نتائج سے مرکز کو اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کے مالی سال کی ششماہی اول

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کی ششماہی اوّل گزر چکی ہے اس لئے ہر ممبر کی طرف سے بجٹ کا پچاس فیصدی حصہ مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ جہاں اکثر مجالس نے مرکز کے ساتھ تعاون کیا ہے وہاں بعض ایسی مجالس بھی ہیں جو اس عرصہ میں بقایا دار ہو گئی ہیں۔ ان مجالس کے زعماء کا فرض ہے کہ وہ خود ہر رکن کے پاس پہنچ کر بقایا وصول کریں اور جو رقم جمع ہو وہ بلا تاخیر مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام ضرور پھیلے گا اور غالب آئیگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے

مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اسکی اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے

"اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتے اور بعض نے آدھا دیدیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا۔

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے کوئی نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا۔ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دیدیتے ہیں اور بعض ان میں اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے۔ پھر مسلمانوں کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ اسلام کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے روشن چہرہ پر سے وہ حجاب جو پڑا ہوا ہے دُور کر دے اور اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اسکے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بد قسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اسکی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ر وفا ۱۳۴۹ ہش

قیامِ امن اور اقوامِ متحدہ کی انجمن

انجمن اقوامِ متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر اوتھانٹ نے ایک پریس کانفرنس میں تبادلۂ خیالات کرتے ہوئے ان اقدامات پر بحث کی ہے جن کے ذریعہ اس عالمی انجمن کو مضبوط و مستحکم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ

"بین الاقوامی امن کا مقصد حاصل کرنے کے لئے اقوامِ متحدہ ہی واحد اور پوری طرح آراستہ آلۂ کار ہے۔"

دنیا میں جغرافیائی لحاظ سے مختلف بے شمار اقوام آباد ہیں جن کے رسم و رواج اور ہر قسم کے عقائد ایک دوسری سے کم و بیش اختلاف رکھتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے ان میں باہمی تنازعات کا امکان بڑی حد تک موجود ہے جیسا کہ انسانی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ شاید دنیا میں کوئی ایسا لمحہ نہ آیا ہوگا جب دنیا میں کوئی نہ کوئی قوم ایک دوسرے سے الجھاؤ نہ رکھتی ہو اور اگر گرم جنگ نہیں تو کم از کم سرد جنگ میں مصروف نہ ہو۔

دنیا میں امن کے قیام کا جہاں تک انسانی تدبیر کا تعلق ہے ابھی تک نہ تو سائنس اور نہ فلسفہ یہ ضمانت دے سکے ہیں کہ مختلف اقوام باہم کسی پائدار امن تو کیا عارضی امن کو بھی قائم رکھ سکتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جیسا کہ مسٹر اوتھانٹ نے کہا ہے اقوامِ متحدہ کی انجمن ہی آج ایک ایسا ادارہ ہے جس سے کسی قدر دنیا میں امن کے قیام کی توقع کی جا سکتی ہے۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ انجمن اقوامِ متحدہ خواہ کسی قدر اس کام کے لئے موزوں نظر آتی ہو لیکن چونکہ دنیا کی مختلف اقوام عقائد کی پابند ہیں اور مادیاتی نقطہ نظر سے صرف اپنی ذات ہی کے لئے مفادات کو پیشِ نظر رکھنے کو صحیح سمجھتی ہیں اس لئے اقوام کے مختلف قسم کے عقائد اور رسم و رواج کی موجودگی میں اس وقت تک قیامِ امن کی امید نہیں کی جا سکتی جب تک کوئی ایسا اصول دریافت نہ ہو جائے کہ جس کو نہ صرف تمام اقوام صحیح سمجھیں بلکہ اس پر عمل کرنے کے لئے خلوصِ دلی سے تیار ہوں۔

موجودہ حالت یہ ہے کہ یورپ نے ازمنہ وسطیٰ میں بعض حالات سے مجبور ہو کر سیکولر طریقِ کار کو اختیار کیا اور اس کو غلط طریقِ کار سے پروان چڑھانے کی کوشش کی ہے۔

سیکولر طریقِ کار عیسائی مذہبی فرقوں کی باہم تلخ چپقلش کی وجہ سے اپنایا گیا تھا۔ اس کے معنی یہ تھے کہ حکومت بذاتِ خود انصاف وغیرہ اور نظم و نسق قائم کرنے میں کسی خاص مذہبی عقیدہ کی پیروی نہیں کرے گی بلکہ عقل و تدبر سے کام لے گی۔ اگر یہیں تک محدود ہوتا تو کوئی بات نہ تھی مگر سیکولرزم کو بذاتِ خود ایک دینی حیثیت دیدی گئی حالانکہ اس کی حیثیت محض انتظامی تھی اس کو لوگوں کے عقائد سے صرف اس قدر تعلق ہونا چاہیئے تھا کہ وہ کسی ایک عقیدے والے فریق کو دوسرے عقیدہ والے فریق پر ظلم سے باز رکھے اور فرد کسی خاص عقیدہ کا بحیثیتِ مجموعی پابند نہ ہو۔ یہ اصول ایسا ہی تھا جیسا کہ قرآنِ کریم نے اصول پیش کیا ہے کہ کسی کی دشمنی اس کے ساتھ عدل و انصاف کے راستہ میں روک نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسرے لفظوں میں حکومت کو فرقہ وارانہ تعصب سے بالا ہونا چاہیئے۔ سیکولرزم کا یہ مقصد نہیں تھا کہ حکومت کے ارکان لامذہب ہونے چاہئیں اور ان کا کسی عقیدہ سے تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ (باقی)

حقیقت اس کی سمجھے تو محمد مصطفیٰ سمجھے

محبّت کی حقیقت بھی کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
کئی پھسلے کئی ہارے کئی اس کو خطا سمجھے

کہاں اِک روز کا مرنا کہاں ہر روز کا مرنا
نہ اس کی ابتداء سمجھے نہ اس کی انتہا سمجھے

خود اپنا نفس ہی شیطان ہے جو ورغلاتا ہے
یہ دھوکا نفس کا ہے جو اسے اس کے سوا سمجھے

بھلا انساں کے دل سے بھی بڑھ کر کوئی ہیرا ہے
حقیقت اس کی سمجھے تو محمد مصطفیٰ سمجھے

نہ ہو مایوس اے مسلم کہ یہ اسلام کے دن ہیں
خدا سے علم پا کر یہ حقیقت میرزا سمجھے

کہاں ایٹم سے ہو سکتا ہے دل انسان کا تابع
دلوں کے زیر کرنے کا ہُنر اہلِ صفا سمجھے

محبّت کرنے والے بھی کبھی ڈرتے ہیں مرنے سے
یہ میدانِ محبت تھا جسے وہ کربلا سمجھے

(میجر عبد الحمید از ٹوکیو جاپان)

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کی برکات!

(شیخ خورشید احمد)

نصرت الٰہی سے بھرپور سفر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مغربی افریقہ کا نہایت بابرکت، کامیاب اور نصرت الٰہی سے معمور سفر تاریخِ احمدیت میں ایک ایسے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے جس کی اہمیت و افادیت اور جس کے بابرکت اثرات و نتائج کو صدیوں تک محسوس کیا جاتا رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اہلِ افریقہ احمدیت کی بے لوث اسلامی تعلیمی اور طبی خدمات کے تو پہلے ہی معترف تھے، لیکن حضور نے اپنے اس سفر میں اپنی بصیرت افروز تقاریر اور گفتگو سے اور اپنے اخلاقِ فاضلہ اور غیر معمولی ہمدردی و شفقت کے عملی نمونہ سے واقعی ان کے دل جیت لئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور کے ورودِ مسعود پر ہر طبقہ اور ہر خیال کے افریقنوں نے غیر معمولی خوشی اور انبساط کا مظاہرہ کیا اور ہر جگہ بڑی گرمجوشی اور تپاک کے ساتھ حضور کے استقبال میں حصہ لیا۔ انشاء اللہ العزیز وہ دن دُور نہیں ہے جبکہ وہ فوج در فوج اسلام کی آغوش میں آکر ابدی برکات کے وارث ہوں گے۔ اور اس طرح سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ خواہش اور تمنا پوری ہو جائیگی کہ:-

"دنوں اور مہینوں کے اندر
ہمیں تمام افریقہ پر چھا جانا
چاہیئے .... تثلیث کی
بجائے خدائے واحد کی
بادشاہت اس مُلک میں
ہمیشہ کے لئے قائم کر دینی
چاہیئے۔"

(الفضل ۸ فروری سنہ ۶۱ء)

تائید و نصرت کی بشارات

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامیابی اور فتح و نصرت کی بہت سی بشارتیں دی تھیں۔ بطور نمونہ چند الہامات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۱) "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے
کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(تذکرہ ص ۳۱۷)

(۲) "مَیں تجھے بہت برکت دوں گا
یہاں تک کہ بادشاہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"
(تذکرہ ص ۴۳۸)

(۳) "مَیں تجھے زمین کے کناروں تک
عزت کے ساتھ شہرت دونگا
اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور
تیری محبت دلوں میں ڈال دونگا۔"
(تذکرہ ص ۱۹۱)

(۴) مصلح موعود کے متعلق بشارت:-
"وہ جلد جلد بڑھے گا اور
اسیروں کی رستگاری کا موجب
ہوگا اور زمین کے کناروں تک
شہرت پائے گا اور قومیں اس
سے برکت پائیں گی۔"
(تذکرہ ص ۱۴۴)

(۵) "جو دعائیں آج قبول ہوئیں
ان میں قوت اور شوکتِ اسلام
بھی ہے۔" (ص ۷۰۲)

(۶) "خیریت اور نصرت اور فتح
انشاء اللہ تعالیٰ۔"
(ص ۷۳۱)

(۷) بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر
محکم افتاد۔" (ص ۶۳۵)

ترجمہ:- خوشی خوشی چل
کہ تیرا وقت نزدیک آ پہنچا
ہے اور محمدی گھرانا کا پاؤں
ایک بہت اونچے مینار پر
مضبوطی سے قائم ہو گیا ہے۔

(۸) "اذا جاء نصر اللہ والفتح
وانتھی امر الزمان
الینا" (ص ۴۸۰)

ترجمہ:- جب خدا کی مدد
اور فتح آئے گی اور زمانہ
ہماری طرف رجوع کریگا۔

(۹) "اذا جاء نصر اللہ
والفتح ورأیت النّاس
یدخلون فی دین اللہ
افواجًا۔

ترجمہ:- جب اللہ تعالیٰ
کی مدد اور فتح آئے گی تو لوگوں
کو تم اللہ کے دین میں فوج
در فوج داخل ہوتے دیکھو گے۔

(۱۰) "یأتیک الفرج۔
ترجمہ:- تیرے پاس خوشی
اور کشائش آئے گی۔

مندرجہ بالا الہامات میں جو آج سے کم و بیش پون صدی قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے عمومی رنگ میں اسلام کے حق میں بہت سی بشارتیں دی ہیں۔ یہ بشارات جماعت احمدیہ کے یوم تاسیس سے لے کر آج تک مختلف رنگوں میں برابر پوری ہو رہی ہیں۔ مگر خلافتِ ثانیہ کے مبارک دَور میں بطور خاص ان کا ظہور ہُوا۔ جبکہ دنیا کے مختلف ممالک میں اور بالخصوص افریقہ کی سرزمین میں احمدی مبشرین اسلام نے اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ منظم اور مربوط رنگ میں ادا کرنا شروع کیا اور اس کے نتیجہ میں سرعت کے ساتھ اسلام ترقی کرنے لگا اور جگہ جگہ نئی جماعتیں قائم ہو گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ سفر مغربی افریقہ کو بھی بجا طور پر مندرجہ بالا بشاراتِ الٰہیہ کے ظہور کی ایک نئی اور عظیم الشان تجلّی قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس سفر میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حسین جلوے ہمیں نظر آتے ہیں۔

افریقہ کے احمدی احباب کے والہانہ اخلاص و عقیدت کے مظاہروں کے علاوہ وہاں کے غیر از جماعت احباب اور عوام و خواص نے بھی جس گرمجوشی کے ساتھ حضور کے استقبال میں حصہ لیا، جس انہماک اور گہری دلچسپی سے حضور کے ارشادات کو سُنا اور احمدیت کے متعلق اور جماعت کی بے لوث خدمات کے متعلق جن نیک جذبات کا اظہار کیا وہ سب اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ افریقہ میں اسلام کا کتنا گہرا اثر و نفوذ ہو رہا ہے اور اسلام کی ترقی کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہونے والی الٰہی بشارات کے پورا ہونے کے آثار کس طرح حیرت انگیز رنگ میں حضور کے حالیہ دورے میں ظاہر ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پیشگوئی

اللہ تعالیٰ نے خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق بشارت دی ہے اور حضور کے قلبِ مطہر کو اس یقین سے معمور کر دیا ہے کہ احمدیت کے ذریعہ سے انشاء اللہ "اسلام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا"۔ مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز فجر مسجد مبارک ربوہ میں حضور نے خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہونے کے بعد جو دوسرا تاریخی خطاب فرمایا اس میں حضور نے بڑی تحدّی کے ساتھ فرمایا:-

"آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی۔ بہت ہی کمزور۔ لیکن ایک دن آئیگا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت ہے کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ ..... دنیا انشاء اللہ تعالیٰ یہ نظارہ دیکھے گی۔"

(الفضل ۳ دسمبر سنہ ۶۵ء)

حضور نے جو کچھ فرمایا وہ مختلف وقتوں میں مختلف رنگ اور شان میں پورا ہُوا اور انشاء اللہ پورا ہوتا رہے گا۔ لیکن اس کا ایک ظہور دنیا نے حضور کے سفر مغربی افریقہ کے دوران دیکھا جبکہ بظاہر کمزور نظر آنے والی اور ہر طرف سے دھتکارے جانے والی اس جماعت کے مقدس امام کے قدوم میمنت لزوم کو افریقہ کے متعدد ممالک کے سربراہانِ مملکت نے بھی اپنے ممالک کے لئے عزت و شرف کا موجب سمجھا۔ اور ان میں سے ایک (سیرالیون کے سربراہ) نے اپنے قلبی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ملک میں حضور کے ورودِ مسعود کو

"رحمت کا ایک نشان"

قرار دیا۔ ایک دوسرے ملک کے سربراہ نے حضور کی خدمت میں عاجزانہ رنگ میں دعا کی درخواست کی اور پھر ایک اور ملک کے

سربراہ نے حضور کے اعزاز میں سرکاری ضیافت کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"آج ہماری خوش قسمتی ہے

کہ اس زمانہ کا روحانی بادشاہ

ہمارے درمیان تشریف فرما

ہے۔ آپ کی تشریف آوری

ہمارے لئے باعثِ عزّت ہے۔"

یہ حالات یقیناً ثبوت ہے اس امر کا کہ اس جماعت کو جسے واقعی دنیا نے اپنے پاؤں تلے مسلنا چاہا ہے اللہ تعالیٰ اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچانے کا فیصلہ فرما چکا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

بیرونی ممالک کے احمدی احباب سے حضورؒ کا خصوصی تعلق

جیسا کہ احباب کو علم ہے مغربی افریقہ کے بیشتر ممالک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جاں بخش پیغام سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں پہنچا۔ جابجا منظم احمدی جماعتیں قائم ہوئیں۔ احمدیہ مساجد تعمیر ہوئیں۔ احمدیہ سیکنڈری سکول قائم ہوئے اور ہزارہا بلکہ لاکھوں سعادتمند افریقنوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ وہ نہایت اخلاص اور عقیدت کے ساتھ حلقہ بگوش احمدیت ہو کر اسلام کے لئے ہر طرح کی مالی اور جانی قربانیاں پیش کرنے لگے۔ ان افریقن احمدیوں کی یہ دلی تڑپ اور تمنا تھی کہ وہ امامِ وقت اور خلیفۂ برحق کی زیارت سے مشرف یاب ہوں۔ وہ برسوں اپنی اس خواہش کے پورا ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہے اور تڑپتے رہے کہ کوئی صورت خلیفۂ وقت کے دیدار کی میسر آسکے لیکن اللہ تعالیٰ کی نہاں در نہاں حکمت کے ماتحت ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی اہم مہمات دینیہ اور دیگر حالات کی وجہ سے افریقہ کی سرزمین میں تشریف لے جا کر اپنے افریقن خدام سے نہ مل سکے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقدر یوں تھا کہ افریقن احمدیوں کی یہ دلی خواہش اور تڑپ خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد میں پوری ہو۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی کہ حضور سخت گرمی اور ناموافق موسم کے باوجود لمبے سفر کی صعوبت برداشت کر کے محض اعلائے کلمۂ اسلام اور اپنے افریقن مخلص خدام کی ملاقات اور دلداری کی خاطر افریقہ کے ممالک میں بنفسِ نفیس تشریف لے گئے اور اس طرح انہیں موقع بخشا کہ وہ حضور کی زیارت و ملاقات سے اور حضور کی اقتداء میں نمازیں پڑھ کر اور حضور کے ارشاداتِ طیبات سُن کر اپنے ایمان و عرفان میں نمایاں ترقی کر سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو شروع سے ہی بیرونی ممالک کے احمدیوں کا خاص خیال رہا ہے۔ چنانچہ عہدۂ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضور نے جو ابتدائی تقاریر فرمائیں ان میں بھی بار بار بیرونی ممالک کے احمدیوں سے ملنے کی خواہش کا ذکر فرمایا اور ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی حضور نے اپنے عہدِ خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے دُور افتادہ ممالک میں بسنے والوں پر احمدیت اور اسلام کے قبول کرنے کی وجہ سے بڑا فضل کیا ہے اور ان کے دلوں کی حالت کو کلیتہً بدل دیا ہے۔ ان کو وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں جا کر ان سے ملا ہو یا کثرت سے اس نے ان کے خطوط پڑھے ہوں آدمی حیران ہوتا ہے کہ نہ کبھی وہ یہاں آئے نہ کبھی مرکز کو دیکھا نہ مرکز کے رہنے والوں سے بات چیت کی نہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت انہیں نصیب ہوئی لیکن ان کے دل ہیں کہ اخلاص سے بھرے ہوئے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے بھرے ہوئے ہیں۔ گویا ایک آگ ہے جو ان کے دلوں میں بھڑک رہی ہے کہ کاش وہ لوگ بھی جو اس نعمت سے ابھی تک محروم ہیں اس نعمت کو پالیں اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے اسی طرح وارث ہوں جس طرح وہ خود اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث دیکھ رہے ہیں۔ انہیں بھی ضرور اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔"

(الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء)

حضور کے مندرجہ بالا الفاظ سے اندازہ لگائیے کہ حضور کے دل میں بیرونی ممالک کے احمدیوں کے لئے کتنی محبت و شفقت موجزن ہے ــــ حق یہ ہے کہ یہی وہ محبت و شفقت ہے جس کی وجہ سے حضور گزشتہ چند سال کے اندر دو مرتبہ بیرونی ممالک کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ۱۹۶۷ء میں حضور نے یورپ کے مختلف ممالک کا تبلیغی و تربیتی دورہ فرمایا اور اب ۱۹۷۰ء میں حضور مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں تشریف لے گئے۔

حقیقت یہ ہے کہ مبلغینِ اسلام یا دیگر احمدی احباب خواہ کتنی بار بیرونی ممالک کا دورہ کریں ان کا وہ اثر نہیں ہو سکتا جو بنفسِ نفیس خلیفۂ وقت کے دورہ کا ہوتا ہے کیونکہ اسکو اثر جذب کی جو قوت طبعی قوت اور تزکیۂ نفوس کی جو طاقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت ہوتی ہے اَور کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ جو مبارک نتائجُ و اثرات حضور کے دورہ کے ظاہر ہوئے ہیں اور جس طرح حضور کی زیارت و ملاقات سے ایمان کو جلا ملتی ہے، قلوب کی تطہیر ہوتی ہے اور زندہ ایمان و عرفان کی ایک نئی لہر دوڑ جاتی ہے یہ کیفیت اَور کسی کے دورے سے یا لاکھوں بلکہ کروڑوں روپیہ خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے اور محبوب امام کو تا دیر صحت و سلامتی اور دینی اور دنیوی برکات کے ساتھ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کا ایک نہایت اہم اور ضروری نتیجہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے اجراء کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ اس فنڈ کے ذریعہ افریقہ کے مختلف ممالک میں متعدد طبی مراکز اور تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے جن کی وہاں پر شدید ضرورت ہے۔

افریقہ میں عیسائیت کی اشاعت اور اس کے اثر و نفوذ کی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں پر عیسائیت کی ترقی اور اشاعت زیادہ تر طبی مراکز اور تعلیمی اداروں کی مرہونِ منت ہے جو عیسائی مشنوں نے وسیع پیمانے پر وہاں جاری کئے۔ انہی اداروں کے ذریعہ وہاں عیسائیت نے قدم رکھا حکومت پر قبضہ کیا اور پھر انہی کے زیر اثر لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو عیسائی بنا لیا گیا۔ بیشتر افریقنوں نے اپنے اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات کی مجبوری کی بناء پر عیسائیت کو قبول کیا لیکن یہ مذہب ان کے دردوں دکھوں کا مداوا نہ بن سکا۔ انہیں جس بے لوث ہمدردی اور پُرخلوص محبت و پیار کی ضرورت تھی وہ انہیں عیسائیت نہ دے سکی۔ رنگ و نسل کے امتیاز اور عدمِ مساوات کے بھیانک نتائج ان کے عیسائی ہو جانے کے باوجود پوری شدت کے ساتھ ظاہر ہوتے چلے گئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ گو سیاسی، حکومتی، اقتصادی اور تعلیمی دوائر میں عیسائیت نے اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا لیکن وہ افریقنوں کے حقیقی دکھوں کا مداوا نہ بن سکی۔ ان کی روحوں کو تسکین نہ بخش سکی۔ ان کے بنیادی اور حقیقی مسائل کو حل نہ کر سکی۔

اب اللہ تعالیٰ نے احمدی مبشرین کے ذریعے یہ موقع بہم پہنچایا ہے کہ اسلام ان کے دکھوں کا مداوا کرے، ان کے مسائل کو حل کرے، ان کے لئے وہ ہمدردی، محبت، شفقت، اخوت و مساوات اور عدل و انصاف فراہم کرے جس کے لئے وہ صدیوں سے ترس رہے ہیں۔ یہی وہ جذبہ اور روح ہے جس کے پیشِ نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم فرمایا ہے۔ اِس فنڈ کے ذریعہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسے طبی مراکز اور تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے جو حقیقی ہمدردی، غمخواری اور بے لوث خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں گے۔ ان میں کام کرنے والے کارکن کسی دنیوی منفعت کی خاطر یا کسی سیاسی مفاد کے لئے کام نہیں کریں گے بلکہ محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کے بندوں کی خدمت کریں گے اور اس طرح اسلام کی برتری اور فوقیت کا ایسا عملی مظاہرہ کریں گے جس سے خود بخود ان کے قلوب اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور وہ یہ محسوس کریں گے کہ ان کا مستقبل اسلام ہی کے ذریعے درخشاں ہو سکتا ہے اور اسی کے زیرِ سایہ انہیں اطمینانِ قلب کی وہ آسمانی نعمت مل سکتی ہے جس کی ان کی روحوں کو بشدت احتیاج ہے۔ اِس غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں جو فنڈ قائم کیا ہے اس کا نام

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ"

سے بہتر اَور کوئی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس فنڈ کا مقصد ہی نصرتِ جہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی تھی کہ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم (نور اللہ مرقدہا) کے ذریعہ "ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا"۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اسنے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ تخم ریزی

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

سبا (شمالی بورنیو) کے مختصر حالات

(مکرم بشارت احمد صاحب امروہی انچارج احمدیہ مسلم مشن سبا)

جزیرہ بورنیو کا شمالی حصہ (جس کے نزدیک ترین ہمسایہ ممالک برونائی سراوک اور انڈونیشین بورنیو ہیں) ۳۱ ماہ اگست ۱۹۶۳ء کو برٹش کراؤن کالونی شمالی بورنیو سے بدل کر ایک آزاد مملکت کی حیثیت سے سبا کے نام سے موسوم ہوا۔ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو اس نے فیڈریشن ملیشیا میں شمولیت اختیار کی۔ فیڈریشن ملیشیا کی تجویز فیڈریشن ملایا کے پرائم منسٹر تنکو عبدالرحمٰن صاحب کی طرف سے ۱۹۶۱ء میں پیش کی گئی تھی۔ ماہ جون و جولائی ۱۹۶۲ء میں کالونیل گورنر مسٹر ولیم گڈ کی ہدایت پر پہلی بار لیجسلیٹو کونسل کا انتخاب عمل میں آیا۔ دراصل یہ چناؤ لوکل باڈیز سے تھا جس کے لئے سبا الائنس پارٹی نے اپنے نمائندے کھڑے کئے تھے۔ لیجسلیٹو کونسل کے عمل میں آجانے پر فیڈریشن ملیشیا کا معاملہ پیش ہو کر متفقہ طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ اس طرح سبا فیڈریشن ملایا میں جس کے تحت ملایا کی گیارہ ریاستیں ہیں، شامل ہوا۔ اس کے علاوہ سراوک اور سبا بھی اس کے ممبر قرار پائے جو جزیرہ بورنیو کا حصہ ہیں۔

۳۱ ماہ اگست ۱۹۶۳ء تک شمالی بورنیو کی حکومت کا انتظام برٹش کالونیل گورنر اور کمانڈر انچیف کے ذریعہ ہوتا تھا۔ لیجسلیٹو اور ایگزیکٹو کونسلیں معاون تھیں۔ جن کے لوکل ممبر برسر اقتدار پارٹی کے ممبروں سے تعداد میں کم ہوا کرتے تھے۔ اسٹیٹ سیکرٹری، اسٹیٹ فنانشل سیکرٹری اور اسٹیٹ اٹارنی جنرل مستقل نمائندے شمار کئے جاتے تھے۔

ہائنگ رس پر توانگکادا کی نامزدگی چیف منسٹر کی سفارش پر فیڈریشن ملیشیا کے ہیڈ آف سٹیٹ کی طرف سے ہوتی ہے۔ چیف منسٹر اور منسٹرز کا الیکشن کے ذریعہ چناؤ ہوتا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں کے علاوہ آزاد نمائندے بھی انتخاب میں حصہ لیتے اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ موجودہ وقت میں واحد سیاسی پارٹی U.S.N.O ہے یا تی الائنس پارٹی میں شمولیت کے باعث نیز اپنے نمائندوں کی تعداد کے کم ہونے کے سبب U.P.K.O میں ہی مدغم ہیں۔ آجکل یہی پارٹی برسر اقتدار ہے۔

سبا (شمالی بورنیو) کا علاقہ ۲۹۳۸۸ مربع میل پر مشتمل ہے۔ اس کے مغرب میں جنوبی چائنا سی China Sea اور مشرقی جانب سولو Sulu Sea اور Celebes کے سمندر ہیں۔ ساحلی علاقہ آٹھ صد سے نو صد میلوں پر مشتمل ہے۔ سبا کے صدر مقام جیسلٹن (جو اب کوتا کینابالو کہلاتا ہے) سے فلپائن کا صدر مقام منیلا اندازاً چھ صد میل دور ہے۔ سنگاپور ایک ہزار میل اور ہانگ کانگ بارہ سو میل دور ہے۔

ملک کا بیشتر حصہ پہاڑوں پر مشتمل ہے ان ہی پہاڑوں میں وادیاں اور میدان بھی آجاتے ہیں۔ آبادی اکثر ساحلی علاقوں میں ہے۔ پہاڑوں کی بلندی بعض حصوں میں ۲۵۰۰ فٹ سے چار ہزار فٹ تک جاتی ہے۔ لیکن پہاڑ چھ ہزار سے آٹھ ہزار پانچ صد تک پہنچتے ہیں سب سے بلند چوٹی ۱۳۴۵۵ فٹ بلند ہے جو ماؤنٹ کینابالو کہلاتی ہے۔ موجودہ حکومت غیر ملکی امداد سے اب اس جگہ سیرگاہ کے علاوہ ریڈیو اسٹیشن اور ٹیلیویژن اسٹیشنوں کے بنانے میں مصروف ہے۔

اس ملک کے بڑے بڑے شہر حسب ذیل ہیں:۔

کوتا کینابالو (جیسلٹن)، سنڈاکن۔ تواؤ۔ لاحد داتو۔ سمپورنا۔ لابوان۔ کنڈاکاؤ۔ بیفورٹ۔ راناؤ۔ توارن۔ پاپروان کے علاوہ اور لاتعداد چھوٹے چھوٹے کئی ہی شہر اور قصبہ جات ہیں۔

ذرائع آمد و رفت:۔ ۱۔ ریل گاڑی جیسلٹن سے ٹینم تک ۸۸ میل صرف ۱۹۰۰ء میں بیفورٹ اور وسٹن کے درمیان جو چھوٹا سا ساحلی شہر ہے جاری ہوئی تھی۔ ریل لاکر اس ساحلی شہر تک پہنچانے کے لئے دراصل اس کا قیام عمل میں آن دنوں آیا تھا۔ فاصلہ محض ۳۰ میل تھا۔ اب یہ لائن بند ہو چکی ہے ۱۹۰۵ء سے بیفورٹ سے ایک طرف جسلٹن تک اور دوسری طرف ٹینم تک اس کو بڑھا دیا گیا جو اب تک جاری ہے

۲۔ موٹر۔ لاری۔ ٹرک لینڈ روور

۳۔ بحری جہاز جو ملک کے ساحل کے ساتھ ساتھ بار برداری کے لئے چلتے ہیں اور سنگاپور تک دوسری طرف جاتے ہیں۔

۴۔ ہوائی جہاز اندرون ملک سروس اور بیرون ممالک سروس ہر دو کام کر رہی ہیں۔

آزادی کے بعد ہر شعبہ زندگی میں نمایاں ترقی ہے۔ اندرون ملک۔ ملک کی پیداوار کو مارکیٹ میں لانے کے لئے سڑکوں کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ ملک کے بڑے بڑے اور تجارتی شہروں کو ملانے کے لئے شاہراہ خطیر رقم خرچ کرکے تیار کی جا رہی ہے۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ برطانیہ۔ جاپان وغیرہ ممالک کی امداد سے بندرگاہوں اور ہوائی مستقر کو خاصی وسعت دی جا رہی ہے تاکہ غیر ملکی بڑے بڑے جہاز اور موجودہ دور کے جٹ طیارے یہاں تک پہنچ سکیں۔

آب و ہوا Tropical ہے لیکن ساحلی حصوں میں معتدل ہے۔ صبح کے وقت ٹمپریچر ۷۴° ہوتا ہے جو دوپہر تک ۸۰° تک پہنچ جاتا ہے۔ گرمیوں میں ۹۳° - ۹۴° ہو جاتا ہے رات ۷۲° ہوتی ہے۔ بارش سالانہ ۶۰ انچ سے ۱۲۰ انچ تک ہو جاتی ہے۔ جنوب مغربی اور شمال مشرقی مون سون مئی سے اگست اور اکتوبر سے مارچ علی الترتیب بارشوں کے زمانہ میں بیفورٹ اور لابوان میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔

آبادی:۔ قریب ترین زمانہ کے اعداد و شمار کے مطابق اس ملک کی آبادی ۶۰۱٬۴۴۸ افراد پر مشتمل ہے۔

اقوام:۔

کدازن (Kadazan) ان کی تعداد کل آبادی کا تقریباً ایک تہائی حصہ ہے۔

کدازن		۱۷۸٬۳۷۶
چائنیز	Chinese	۱۳۲٬۱۰۷
باجاؤ	Bajau	۷۰٬۰۹۲
مورت	Murut	۲۶٬۲۰۱
متفرق مقامی (لوکل) وغیرہ		۱۰۷٬۶۶۸
یوروپین		۲٬۳۶۲
انڈین پاکستانی و دیگر اقوام		۸۴٬۶۴۲
		۶۰۱٬۴۴۸

مذہب:۔

کدازن لوگوں کی اکثریت مشرک ہے ایک تعداد عیسائی اور کچھ حصہ مسلمان ہے
چائنیز " " " " اور کچھ بدھ مت
باجاؤ۔ موجودہ وقت میں یہ لوگ مسلمان ہیں
مورت:۔ مشرک
یوروپین:۔ اکثریت عیسائی ہے
انڈین:۔ مسلمان۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی
پاکستانی:۔ مسلمان
ملائی:۔ مسلمان

تعلیم:۔

۱۸۸۷ء میں سنڈاکن شہر میں جو کسی زمانہ میں ملک کا صدر مقام تھا اور سبا کے شہروں میں سے آج بھی سب سے بڑا شہر ہے رومن کیتھولک مشن نے ایک سکول کھولا تھا۔ پھر ۱۸۸۸ء میں پروٹسٹنٹ مشن نے بھی سکول کھولا۔

۱۹۲۱ء میں کوتابلود میں پہلا ورنیکلر سکول کھولا گیا۔ موجودہ وقت میں ملک کے ہر حصہ میں سرکاری اور غیر سرکاری پرائمری۔ سیکنڈری سکولز کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ سینئر کیمبرج کے معیار تک اس ملک میں تعلیم کا انتظام ہے ٹیچرز ٹریننگ اسکولز بھی پرائمری اور سیکنڈری سکولز کے معیار تعلیم کے مطابق دو علیحدہ علیحدہ ادارے ہیں جہاں ہر سال ایک خاصی تعداد ٹریننگ حاصل کرکے ملک کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرتی رہتی ہے ان کے علاوہ انڈسٹریل سکول ہیں جن میں مختلف فن سکھائے جاتے ہیں۔

لائبریریز:۔

صدر مقام کوتا کینابالو میں مرکزی لائبریری کے علاوہ لابوان۔ سنڈاکن تواؤ۔ دیگر مقامات پر مرکزی انتظام کے تحت لائبریریاں ہیں۔ جن میں تعلیمی مسائل سے متعلقہ تمام ضروری کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ اخبارات مقامی اور بیرونی ہر دو نیز رسالہ جات باقاعدگی سے ریڈنگ روموں میں مہیا کئے جاتے ہیں۔

موجودہ دور میں مذہبی مکتبوں کا بھی اجراء ہو رہا ہے۔ جہاں ابتدائی اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ نیز عمر رسیدہ اور ان پڑھ لوگوں کی تعلیم کا بھی بندوبست بڑے پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔ جو کم از کم لکھنا پڑھنا سیکھ سکیں۔

پیداوار:۔

ٹمبر۔ ربڑ دو بڑی چیزیں ہیں۔ جن پر اس ملک کی آمد کا دارومدار ہے۔ چاول مچھلی۔ ناریل۔ کافی۔ کوکو۔ ساگو۔ پام آئیل وغیرہ ان کے علاوہ ہیں۔ اس سے بھی آمد کی صورت اچھی ہو جاتی ہے

اقوام کدازن۔ اور ایک تعداد مورت کی کسانوں پر مشتمل ہے جو عام طور پر چاول۔ ناریل کافی۔ کوکو وغیرہ کی کاشت کرتے ہیں۔ کوکو کافی بعض یورپین کمپنیاں اپنی نگرانی میں بڑے پیمانہ پر اس کی پیداوار کا بھی انتظام کرتی ہیں اسی طرح ٹمبر جو کتنی ہی اقسام پر مشتمل ہے مختلف کمپنیوں کے ذریعہ ہی برآمد ہوتا ہے۔ (باقی)

بے مثال عمارت

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ سفر مغربی افریقہ کے دوران متعدد مساجد کا افتتاح فرمایا ہے اور سنگ بنیاد رکھا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔ مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی۔ مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ کوئی اور عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں کماحقہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱)

محترمہ میمونہ اختر صاحبہ بیوہ حاجی شیخ رشید احمد صاحب مرحوم معرفت حافظ عزیز احمد صاحب محلہ راج والی کوچہ امیر الدین چنیوٹ نے درخواست دی ہے کہ سائلہ کے خاوند مکرم شیخ رشید احمد صاحب بتاریخ ۶۷-۶-۲۲ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے پانچ سالہ سکیم نظارت تعلیم میں حصہ لیا ہوا تھا۔ چنانچہ مرحوم نے اپنی زندگی میں اس مد میں مبلغ ۱۶۲۰/- روپے جمع کروائے ہوئے ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ رقم اب مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ مرحوم کے میرے علاوہ مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ انہوں نے لکھ دیا ہوا ہے کہ یہ رقم سائلہ کو ادا کر دی جائے۔ جس کی تصدیق امیر صاحب جماعت احمدیہ چنیوٹ مکرم شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب نے کی ہوئی ہے

(۱) مسماۃ نجمت بشریٰ (۲) شاہینہ اختر (۳) گل رعنا (۴) مبارک احمد (۵) ربیعہ اختر (۶) فرخندہ اختر (۷) شبانہ اختر۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء)

(۲)

محترمہ معراج بی بی صاحبہ دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ سائلہ کی والدہ مسماۃ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ مستری چراغ دین صاحب مرحوم بتاریخ ۶۵-۳-۳۰ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کے نام دس مرلہ اراضی محلہ دار الیمن میں بطور عطیہ ربوہ ہے میرے علاوہ میری ہمشیرہ مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی وارث ہے لہٰذا استدعا ہے کہ مذکورہ زمین ہم دونوں ہمشیرگان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۵۔ عاجز کا ایل ایل بی (فائنل) کا امتحان مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۷۰ء سے شروع ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد زکریا ایڈیٹر "مجلہ قانون"

سندھ مسلم لاء کالج ۔۔۔ کراچی

قائدین مجالس کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

ہر مجلس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیں۔ لیکن بہت کم مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے۔ ماہ ہجرت اور احسان کی رپورٹ ماہ وفا (جولائی) میں ہی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا جان میاں غازی احمد صاحب مورخہ ۳۰ر جون ۱۹۷۰ء بوقت نماز عشاء بروز منگل مختصر سی علالت کے بعد بعمر تقریباً ۸۵ سال رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کے نرینہ اولاد کوئی نہ تھی۔ موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ یکم جولائی کو قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی ازاں بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔ مرحوم تہجد گذار اور بہت ہی دعا گو بزرگ تھے۔ آپ نے پیچھے ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار سلطان احمد ہومیو چک چیچھہ ضلع گوجرانوالہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے اعصابی دردوں کے باعث بیمار ہے۔ جس کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے اور باوجود علاج معالجہ کے مرض میں ابھی افاقہ نہیں ہوا احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ عاجلہ بخشے۔ اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید

۲۔ میرے والد آج کل چکروں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے والد بزرگوار کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین

(طاہرہ بنت ملک نصر اللہ خان صاحب لاہور)

۳۔ میاں محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بچلو کی ضلع گوجرانوالہ چار پانچ ماہ سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(نذیر احمد بچلو کی)

۴۔ بندہ چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد خان مظہر چک نمبر ۶۰ ج ب شہباز پور تحصیل و ضلع لائلپور)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ کنیز بیگم کا چھوٹا لڑکا عزیزم مجیب الحق ۲۵ جون کو قضائے الٰہی سے وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے اور خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(عبد الرحمان خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بارش سے زبردست تباہی

کراچی، جولائی - کراچی میں دو روز کی قیامت خیز بارش سے ہر طرف تباہی پھیل گئی ہے۔ اب تک مختلف ندیوں میں ڈوب کر یا گرتے ہوئے مکانات کے نیچے دب کر گیارہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ نو آدمیوں کی لاشیں تلاش کر لی گئیں۔ صوبائی گورنر لفٹیننٹ جنرل رحمان گل نے جانی نقصان اٹھانے والے خاندانوں کو مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے متاثرہ مقامات کا رابطہ ایک دوسرے سے کٹ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں امدادی سامان پہنچانا مشکل ہو گیا ہے

کراچی میں ہفتے کے روز بارش شروع ہوئی تھی اور اب تک تھوڑے تھوڑے وقفوں سے جاری ہے۔ محکمہ موسمیات نے پچھلے ۲۴ گھنٹوں ۹۔ انچ بارش ریکارڈ کی ہے۔ نشیبی علاقوں میں بارش کی وجہ سے سب سے زیادہ تباہی پھیلی ہے۔ یہ علاقے کئی فٹ پانی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بجلی اور ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ بسوں کی آمدورفت بند ہو گئی ہے۔ بعض مقامات پر بسیں پانی میں پھنسی ہوئی ہیں۔ کورنگی اور لانڈھی ٹاؤن اختر کالونی منظور کالونی اور ہل پارک ٹاؤن شہر کے باقی حصوں سے کٹے ہوئے ہیں لیاقت آباد میں ایک مکان کی دیوار گرنے سے ایک لڑکا ہلاک ہو گیا۔ منظور کالونی کے قریب سیلاب کے پانی میں پانچ افراد بہہ گئے۔ ان میں سے دو کی لاشیں شناخت کر لی گئی ہیں۔ دو ابھی تک لاپتہ ہیں اور ایک کی لاش شناخت نہیں ہو سکی۔ لیاری ندی میں ایک شخص اکبر ڈوب کر ہلاک ہو گیا۔ بارش کے پانی کی وجہ سے ٹریفک کے دو حادثوں میں دو افراد ہلاک ہو گئے۔

کوسیگن اور برزنیف رومانیہ پہنچ گئے

بخارسٹ، جولائی - روس کے وزیراعظم مسٹر کوسیگن اور کمیونسٹ پارٹی کے صدر برزنیف آج ماسکو سے بخارسٹ پہنچے وہ رومانیہ اور روس کے درمیان دوستی کے نئے معاہدہ پر دستخط کریں گے اسکے قبل خبر آئی تھی کہ مسٹر برزنیف نے علالت کے باعث رومانیہ کا دورہ منسوخ کر دیا ہے

نئی قومی اسمبلی کا اجلاس سٹیٹ بنک بلڈنگ میں ہوگا

راولپنڈی ۷ جولائی۔ قومی اسمبلی

فولاد سازی کے کارخانے کے قیام کے بارے میں رپورٹ آئندہ ماہ مکمل کر لی جائیگی

کراچی، جولائی - پاکستان میں روس کے سفیر مسٹر ایم وی دیگتیار نے کہا ہے کہ کراچی کے قریب فولاد سازی کے کارخانہ کے منصوبہ کے قابل عمل ہونے کی رپورٹ روسی ماہرین تیار کر رہے ہیں جو آئندہ ماہ تیار ہو جائے گی۔ اس کے بعد پاکستان اور روس کے ماہروں کا اجلاس ہوگا۔ جس میں سے کارخانے کے قیام کے بارے میں سفارشات کو آخری شکل دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بات ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

مسٹر ایم وی دیگتیار نے توقع ظاہر کی ہے کہ روسی ماہرین جو رپورٹ تیار کر رہے ہیں وہ مثبت اور پاکستان کے حق میں ہوگی یاد رہے کہ کراچی کے قریب دس لاکھ ٹن سالانہ فولاد تیار کرنے کا کارخانہ لگانے کی تجویز ہے اور روس اسکے لئے امداد دینے کی یقین دہانی کرا چکا ہے۔ اس منصوبہ پر اخراجات کا اندازہ ۲۰ کروڑ ڈالر لگایا گیا ہے۔ روسی سفیر نے مزید بتایا کہ گذشتہ دنوں صدر یحییٰ خاں کے دورہ روس کے دوران یہ طے ہوا تھا کہ روسی ماہرین ان دوسرے منصوبوں کا بھی تفصیلی جائزہ لیں گے۔ جن کے لئے روس چوتھے پنجسالہ منصوبہ کے دوران امداد فراہم کرے گا۔ مسٹر دیگتیار نے صدر یحییٰ خاں کے دورہ روس پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مفید اور دوستانہ اور دلچسپ تھا۔ روسی لیڈروں نے صدر یحییٰ خان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور ان سے عالمی اور باہمی دلچسپی کے مسائل پر دوستانہ ماحول میں کھلے دل سے بات چیت کی۔ روس کی حکومت اور عوام پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے خواہاں ہیں۔ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں روس ان میں گہری دلچسپی رکھتا ہے اور صدر یحییٰ خان ان کی حکومت اور پاکستان کے عوام کی کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

م کا عملہ جو پہلے ایوب ہال میں کام کرتا تھا حال ہی میں لال کرتی کی عمارت میں منتقل ہو گیا ہے۔ یہ عملہ عنقریب لال کرتی سے اسلام آباد پاکستان سٹیٹ بنک بلڈنگ میں منتقل ہو جائے گا۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

کوسیگن اور برزنیف رومانیہ پہنچ گئے

بخارسٹ ۷ جولائی۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیگن اور کمیونسٹ پارٹی کے صدر برزنیف کل ماسکو سے بخارسٹ پہنچے۔ وہ رومانیہ اور روس کے درمیان دوستی کے نئے معاہدہ پر دستخط کریں گے۔ اس سے قبل خبر آئی تھی کہ مسٹر برزنیف نے علالت کے باعث رومانیہ کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

لانچ ڈوبنے سے ڈیڑھ سو افراد ہلاک

بمبئی ۷ جولائی۔ بمبئی کے جنوب میں مولی پٹم کے قریب دریائے کرشنا میں مسافروں سے بھری ہوئی ایک لانچ الٹ جانے کے باعث ڈیڑھ سو مسافر ڈوب کر ہلاک ہو گئے یہ ہولناک حادثہ لانچ میں ضرورت سے زیادہ مسافروں کو سوار کرنے کے باعث پیش آیا۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ غوطہ خوروں نے دریائے کرشنا سے نو لاشیں تلاش کر لی ہیں۔ باقی لاشیں تلاش کی جا رہی ہیں۔

دنیا کی آبادی ۳۵ سال میں دگنی ہو جائیگی

نیویارک ۷ جولائی۔ دنیا کی آبادی میں سالانہ ۱ء۹ فیصد کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے اور اگر یہی رفتار برقرار رہی تو ۳۵ سال میں یہ آبادی دگنی ہو جائے گی۔ اقوام متحدہ کی ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۶۷ء کے وسط میں دنیا کی آبادی تین ارب ۴۲ کروڑ تھی جبکہ ایک سال بعد اس میں چھ کروڑ تیس لاکھ کا اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح گزشتہ پانچ سال میں دنیا کی آبادی میں ۳۰ کروڑ کا اضافہ ہوا۔ اس وقت لاطینی امریکہ کے ملکوں کی آبادی بڑھنے کی رفتار تیز ترین ہے۔

دو اسرائیلی طیارے گرا لئے گئے

قاہرہ ۷ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی طیارہ شکن توپوں نے کل اسرائیل کے دو فینٹم بمبار طیارے گرا لئے۔ ان طیاروں میں سوار دونوں یہودی ہوا باز گرفتار کر لئے گئے۔ تباہ شدہ طیارے اسرائیل کے ان ۱۶ طیاروں میں شامل تھے جو کل سہ پہر نہر سویز کے مغرب میں مصری مورچوں اور طیارہ شکن ۲ میزائلوں کے اڈوں پر حملہ کرنے آئے تھے۔

عرب جمہوریہ کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ اسرائیلی فضائیہ کے فینٹم طیارے کل سہ پہر سویز کو عبور کر کے مصری علاقے میں داخل ہو گئے اور مصری مورچوں پر بمباری شروع کر دی۔ ترجمان نے کہا کہ اس حملے سے عرب جمہوریہ کا کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ ترجمان نے یہ نہیں بتایا کہ اسرائیلی طیاروں کو کس طریقے سے مار گرایا گیا۔ گزشتہ چھ روز میں مصری فوجوں نے اسرائیل کے ۱۱ فینٹم اور سکائی ہاک طیارے گرا لئے ہیں اور ۵ ہوا بازوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت	وعدہ	ادائیگی
محترمہ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ	۷۰۰	
مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان	۱۰۰۰	
" عبدالسمیع صاحب دارالرحمت ربوہ	۱۵۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ " " "	۱۵۰۰	
مکرم عبدالسمیع صاحب منجانب والد مرحوم " "	۵۰۰	
" " " والدہ مرحومہ " "	۵۰۰	
" عبدالباسط صاحب ابن مکرم عبدالسمیع صاحب "	۵۰۰	
" عبدالشکور صاحب " " " " "	۵۰۰	
" عبدالصبور صاحب " " " " " "	۵۰۰	
" عبدالغفور صاحب " " " " "	۵۰۰	
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت " " " " "	۵۰۰	
" عزیزہ بیگم صاحبہ وحدت کالونی لاہور	۵۰۰	
مکرم خواجہ محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر پشاور	۵۰۰	
" محمد یعقوب صاحب مع اہلیہ غلام محمد آباد لائل پور	۵۰۰	
" ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب چک ۲۸۵ بوریوالہ	۵۰۰	
" ماسٹر محمد مولا داد صاحب مع اہل وعیال ربوہ	۵۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب گلبرگ لاہور	۵۰۰	
مکرم محمد شفیع صاحب امامیہ کالونی "	۵۰۰	
" شیخ سعید احمد صاحب جڑانوالہ	۵۰۰	
" چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ مع اہل وعیال سیالکوٹ	۵۰۰	
" " نذیر حسین صاحب مع اہل وعیال دلم ضلع "	۵۰۰	
" ڈاکٹر غلام قادر صاحب صدر جماعت چھور چک ۷/۱۱ ضلع شیخوپورہ	۵۰۰	
" فیض احمد صاحب ظفر مع اہلیہ روزنامہ کوہستان لاہور	۵۰۶	
" محمد یار صاحب اسلام آباد	۵۰۰	
" نصیر احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰	
" محمد شریف صاحب احمدی فضلِ عمر ماڈل فارم	۵۰۰	
" چوہدری منصور احمد صاحب ابن محمد شریف صاحب احمدی "	۵۰۰	
محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب "	۵۰۰	
مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نوال کوٹ لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" علی احمد صاحب کینال پارک "	۵۰۰	
" احمد راجہ صاحب چٹاگانگ	۵۰۰	
" حوالدار محمد جابر بجوکہ صاحب "	۵۰۰	
" خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی	۵۰۰	
" ایس۔ اے۔ رحمان صاحب چٹاگانگ	۵۰۰	
" شیخ حمید اللہ صاحب "	۵۰۰	
" دانا عبدالستار صاحب "	۵۰۰	
" بدرالدین صاحب "	۵۰۰	
لجنہ اماء اللہ "	۵۰۰	
محترمہ سیدہ زینب بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ ربوہ	۵۰۰	
مکرم عبدالباری قیوم شاہد و منصور احمد خان صاحبان دارالفضل "	۵۰۰	
" چوہدری محمد شریف احمد صاحب سیکرٹری مال ٹیکسلا	۵۰۰	
" مستری نصیر احمد صاحب مع اہل وعیال "	۵۰۰	

تعلیم الاسلام کالج کی افتتاحی تقریب پر حضرت مسیح موعودؑ کی خصوصی دعائیں

نیز

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے اہم ارشادات

۲۸ مئی ۱۹۰۵ء کو تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناسازیٔ طبع کے باعث تشریف نہ لاسکے تو فرمایا:۔

"جب افتتاح کا جلسہ ہوگا میں بیت الدعا میں جاکر دعا کروں گا"

تقریبِ افتتاح کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الدعا میں دعا فرماتے رہے۔ بعد میں فرمایا:۔

"اِس کالج کے لئے بہت دعا کی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے"۔

اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳ر مارچ ۱۹۶۶ء کو فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے پہلے دن سے ہی محض اپنے فضل سے اس درسگاہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی اور میں عینی گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا جو ورثہ ہم نے حاصل کیا اس کے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کی محسنانہ شفقتوں کا ہمیشہ آماجگاہ رہا ہے"۔

ارشادِ مبارک حضرت المصلح الموعودؓ

"احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کروائیں اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاکم اللہ خیراً"۔ (الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کی برکات

(بقیہ صفحہ ۷)

ہوئی ہے دنیا میں پھیلا دے ... میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے"۔

(تریاق القلوب طبع اوّل صفحہ ۶۴-۶۵)

حضورؑ کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور نصرت کے ساتھ حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم نوّر اللہ مرقدہا کے وجود باجود کا خاص تعلق ہے۔ ان کی نسل کے ذریعہ دنیا میں جن نوروں کا پھیلنا مقدر ہے انہی کے عملی اظہار کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ ہم میں سے جو بھی اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق محض رضائے الٰہی کی خاطر حصہ لے گا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی کو پورا کرنے میں حصہ لے گا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی برکات و افضال کا وارث ہوگا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴